۵ محرم — نشانِ محمدی — شمارہ ۱ — جلد ۷ — ۱۲۹۵ھ

نشانِ محمدی صادق ہے بیان میں — نشانِ محمدی راست است در بیان

نشانِ محمدی راست و حق ہے زبان پر — نشانِ محمدی راست و حق بر زبان

نَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِيْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ

منشورِ رسولانِ ہمہ محتاجِ بخام — باخاتم و مہر آمدہ منشورِ محمدؐ

توریت بلا توریہ انجیل بتجیل — گویان صفت و سیرت ہر دو محمدؐ

منشورِ محمدی

۱۲۹۵ھ

فرمانِ رسولانِ سلف ساختہ مرفوع — توقیعِ خطِ ایتِ منشورِ محمدؐ

توریت و ہم انجیل برافتادہ بتجیل — چون گشت علمِ رایتِ منشورِ محمدؐ

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ اَحْمَدُ

قیمت سالانہ منشور کی معہ محصول ڈاک جو صاحبی جن خیر خواہان دین محمد یکو اسکی خریداری منظور ہو ارسال پیشگی سے اعانت فرماوین

اور اگر کچھ نوشت و خواند و تحریر مضامین ردنقصان وغیرہ منظور ہو تو ان مضامین کو بخط واضح تحریر فرما کے بنام **محمد شریف مہتمم** مطبع و اخبار منشورِ محمدی واقع معسکر بنگلور روانہ فرماوین اگر عالی ہمم حضرات زر قیمت یا عطیہ روانہ فرماوین تو بذریعہ نوٹ و یا منی آرڈر

یا کٹ نصفانہ بزیادتی فی روپیہ نصف آنہ بصیغہ رجسٹری ارسال فرماوین فقط

غزل فی نعت سرورِ عالم صلعم

حمد حق کا زبان پہ جاری ہی — وصف جسکی جناب باری ہی

نعت اسکی زبان پہ ہی ہر دم — وصف جسکی ہی شافعِ عالم

نام سے جسکے آج کل منشور — اہلِ باطل پہ ہو گیا منصور

ہی یہہ منشور بادشاہِ امم — جلوہ افروز جملۂ عالم

اسمیں اثبات دین ہی کامل — رد شبہات کجرو جاہل

اسکے انوار سے ہیں ہی عجب — شمس گھٹ کے گرہے کوکب

شمس تابان کو جب کرے مستور — کیوں نہ کوکب کو وہ کرے بی نور

اسکا ایسا ہی لمعہ تابان — ظلمت افشاں ہے ہی نورافشان

اسکے دل سے ہیں سب تمنائی — چاہتے سب ہیں لیک عیسائی

نعوذ

ہوائے صفحہ قرطاس مدح شاہ ہی زیبا — خط خورشید پر خط کھینچتا کی تا سر کا

کہا طوبیٰ نے لازم ہی قلم شاخ گل تر کا — کہا حوروں نے دنیا کاغذ پر یوں نے کہا کا

محمد مصطفےٰ صل علیٰ کیا راز داری ہے — کہی دنیا ہی سایہ کا ہونا غیر حاضر کا

ظہور ثانوی میں کاخ کسریٰ ہوئی کیسر — ہوئی ناقوس کے آواز بت کو شور محشر کا

ہوئی بت دیر میں سب سرنگون صولت جلالت سے — ذرا شکل ہی ہونا موم کیا پتھر کا

وہ ہو یا کفر کو اب دم تیغ نبوت سے — بنا طوق گلوئی جاسدان ہر حلقہ جوہر کا

جواتری پہلوان غازی سے شوق شہادت میں — دو تا صف ہو گئی کفار کی خم دیکھ خنجر کا

برائے شاہ دوراں کی لکھوں ای رضوان — تحلم باغ عدن سے لایو طاؤس کے پر کا

اس جنرل نے پلونا مین بڑی بڑی کارنمایان کئے تھے کریوتزا کو
چھ گھنٹہ سے زیادہ وقت تک اپنے سامنے کے دانتون سے
تھاما تھا پر ترکیون نے ایسا مارا کہ اسکو بیلاف کو سوائے بھاگنے
کے کوی چارہ نہ ملا - اسی جنرل نے پلونا پر محاصرہ کی رای نکالی
تھی اور اسی نے باتفاق جنرل راد سکو محاصرہ شاہی گارد
کا بایہ قالا اور روس کو کروڑون روپیہ کے صرف اور ہزارون
جانورون کی خرابی ترغیب دی تھی مگر ترکی کے پیشانی پر
شجاعت کا تارہ چمکتا ہی سو اسکو بھی جرأت شدید کا مزا چکھایا
چنانچہ صاحب انگلشمین اپنے اخبار ۲۲ دسمبر مین لکھتے ہین وہ جو خبر
تھی کہ اسکو بیلاف خفیف زخمی ہوا ہی یہہ سراسر غلط ہی وہ
سخت مجروح ہوا ہی اسکی تصدیق ایک فرانسس افیسر کی زبانی
ہوی ہے کہ وہ ابھی کوہ بالکن سے مقام پیراکو آیا اور بیان
کیا کہ دہ اہن بوغاز جو غلطی سے مشہور ہوا تھا کہ روسیون
کے قبضے مین آگیا ہی حقیقت یہہ ہی کہ وہ مقام ہنوز ترک
کے قبض و تصرف مین ہی اور بہ نسبت سابق کے بہت مستحکم
کیا گیا ہی قلعہ بندیان اچھی ہوی ہین - جنرل اسکو بیلاف
ایک گہری زخم مین مبتلا ہوا ہی اور اسکی بری حالت سے
اطلاع دیگئی ہی چنانچہ جنرل مذکور نے اپنے عہدہ سے
دست بردار ہوکر دوسرے کے تفویض کر دیا - یہہ جنرل
عثمان پاشا سے بازی جیتنے کے لئے بہت کچھ ہاتھ پیر
مارا کیا مگر کیا ہوتا ہی کہ عثمان پاشا زخمی ہونے سے
پہلے اب بیکار ہو گئے یقین ہے کہ ابتک اسکو بیلاف
روس فوج کے سولجرون مین جا ملگئے ہون جو گریوتزا دولوفچہ

یعنے لواتزمین مارے جاکر جہنم مین پہنچگئے ہین - اگر ترکی نے ایک
افیسر کو کھو دیا تو کیا ہوا کہ روس عثمان پاشا سے بھی ہماری
ہماری چہیتہ افیسرون پر رو رہا ہے -
اب دیکھا چاہئے کہ کونسے نامور جنرل ان خدمتون پر آتے
ہین اگر زار وچ یعنے ولی عہد روس فوج کے قلب مین رہکر
توپون پر بتی دیتے تو شک نہین کہ ترکی انکو بھی کوی بدک
دبدی مالہ جراحت شدید کا نذر کرتے وہ قلب لشکر مین
رہنا بالکل ثابت نہین وہان جان چہپاے ہوے بیٹھے ہون
جہان سے آواز توپ اور تفنگ کی کان مین نہ پڑے
صاحب پاینیر و ہلکمند اخبار ایسے جوانمرد شہزادہ
کو دہما سکتے ہین کہ اپنے قلب لشکر مین رہکر ترکی سے جنگ
کرین - اور یہی ہدایت گرانڈ ڈیوک کو بھی دین اگر یہہ ہدایت
نہین دیسکتے ہین تو وہ جو فقرہ لکھا ہی کہ (مصر کے سپاہی
اچھے مگر بارود کی بو سے گھبراتے ہین) اخبار مین سے
اٹھالین اور ہمکو پلونا کی تباہی کا طعنہ نہ دین کہ کل کہنے کی بات
آج کہے دیتے ہین کہ (جنرل بزن اور میشز کے محاصرہ کو
سامنے لاکر رکھدینگے کہ وہان گودام مین گون اور گون
مین آتا میگزین مین پیسا پیسے مین کارتوس کارتوس مین
بارود گولی تھی - یہان نہ گودام باقی تھا نہ میگزین مگر
شجاعت اور دلیری نے روس کے جسم پر سے پرانی
کھال اوتار لی - میشز پر اوتنے پر روس محاصر تھے جتنے یہان
کتے بلی چوہے نے ایک شیر کو گھیر لیا تھا - میشز کی فتح بعد ق
جنگی ہوی یہان اتفاقی - اگر صاحب پاینیر ہمارا کہا نامین

تو نامین مگر زار کو ہدایت کردین کہ دریای لوم کے قطار بند مورچون کی طرف جائین اور سلیمان پاشا کے توپون کی فقط آواز سنے نہ بارود کی بو سونگین نہ سلیمان پاشا کے حملے کو روکین پھر سلطنت روس کا دیکھین کیا انجام ہوتا ہی - ہرچند عثمان پاشا کے ہمراہی چالیس ہزار سپاہی محبوس ہوے اور نرکو کو اتنے بڑے لشکر سے حرمان ہوا لاکن وہ سب زندہ و سلامت ہین - کوی روز ایسا بھی آجائیگا کہ یہہ چھوٹ کر آجائینگے مگر روس کے لشکر کی تباہی کا کیا ماجرا بیان کرین کہ ہر ہر جنگ مین ہزارہا روسی مارے گئے زخمی و ناکارہ از کار ہو گئے اور خالی اور بلنا کے تازہ جنگون مین ہزارہا روسی بگر گئے - شاہی گارد کی تعداد کم ہو گئی - اگر جنگ اور تین مہینے قایم رہے تو روس کی فوج مین لفظ کثرت موقوف کیا جائیگا روس ارمینیہ مین کیا خاک ترقی کرینگے کہ تمامی ملک وسیع سرکیشیہ و داغستان مسلمانون کے قبضے مین پڑا ہوا ہی روس کی اتنی طاقت نہین کہ ادہر دس پلٹنین بھیجدین ترکی ہی کا حوصلہ تھا کہ مانٹی نیگرو اور رومانیہ و ہرزیگوینہ کو مارتا رہا - اب سرویہ کا بے ایمان جھوٹے نے بھی سر اٹھایا ہی دیکھا چاہئے کہ کب منہ کی کھاتا ہے فقط جریدہ روزگار

آفیسران ترکی کی کارروائیان

درینولا بعض اخبارات مین یہہ خبر دیکھی جارہی کہ آفیسران ترکی باہم اپنے اپنے کام پر حسد و رشک کرتے ہین جب ہمنے اسبات پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہہ مضامین ان عیسائی اذیتیون کے ہین جنکو بلغار کے آزادی کی خواہش ہی اور وہ اسوجہ پر کہتے ہین جو محمد علی پاشا کی برخاست بغاوت سے ہوی اور بعض افیسرون کی تبدیل کی گئی اس سے حاسدون نے یہہ طوطیا باندھا کہ بسبب اختلاف باہمی دولت پلٹ ہوی حقیقت ایسی نہین ہی کہ مجلس عسکریہ مین جو وزرا ہین وہ بحسب صلاحیت وقت افیسرون کو مواقع جنگ پہ بھیجدیتے ہین - اگر محمد علی پاشا دریاے لوم پر سے گذر کر بیلا چہین لیتے تو پلونا پر جو ہجوم اب پڑا ہوا ہی یہہ نہ پڑتا اونکی کارروائی ہماری تعریف کے قابل نہین ہی وہ تو وقت کے قابو جوتے اور یہہ کام اوسی وقت ہوتا ہی جب دشمن کو کمک آنیکی امید نہو - محمد علی پاشا کا خاصہ مزاج ہی پایا گیا کہ تا بمقدور حفاظت جان سے جنگ ہو - موقع ایسا نازک تھا کہ وزراے روس نے فوجین کمک پر طلب کرتی تھین پر حفاظت جان بھی خوف مین پڑ گئی تھی ایسے وقت اس صفات کا افیسر بھیجنا پڑا جو دشمن کو چین نہ دے اور یہہ صفت سوائے سلیمان پاشا کے اور کسی مین نتھی لہذا تبدیل ضرور پڑی چنانچہ سلیمان پاشا نے بہت تھوڑے وقت مین دریاے لوم کے اطراف سے دشمن کو سرکا دیا - راسگراد کی حالت سے بے فکر ہوا اور دابرود شا کی سرحد کا کامل بندوبست کیا کہ خبر زمرین کو سواے آمد موسم بہار کے جنگ کرینگی مصلحت نہی پھر ترنوا کی طرف قدم بڑہایا شبکہ کا محاصرہ جو سلوی مین سے جاتا تھا صاف کیا اور پھر ترنوا کی طرف جہکا جس سے عثمان پاشا کے ہمراہی سپاہ کی رہائی امید ہتی اور بالکل کے محافظ لشکرون کے چہرون پر رنگ آگیا

اور آئندہ اس بہادر افیسر کے کارروائیون سے جو نتایج نکلینگے
وہ ہم قریب لکھینگے۔ پس ایسی تبدیل ف تبدیل رائے و تجاویز
جنگی تھی نہ کہ افیسرون کی باہمی خصومت کی مدافعت۔
ہان حسد و رشک تو وہان تھا جہان جنرل بیزن ایک
انبوہ لشکر لیا ہوا مکہن سے ملنے کے لئے چلا آرہا تھا جب سنا کہ
کل شب کو مکہن نے پروشیہ کے ہوش اور آرادے تو اپنے
ارادے کو مبدل کر دیا دیوار اوت مین جا چھپا اور اس
مہلت مین پروشیہ بیچ مین پڑ گئے پھر ہر دو افیسرون
کے لشکرون کی ملاقات نہو سکی۔ پروشیہ نے مقدار
فوج کو بڑہا کر نپولین کو پکڑ لیا اور بیزن نے محصور ہو کر
قلعہ کو دیدیا حسد اسکو کہتے ہین۔ خدا کے فضل سے کوی
ترکی افیسر باہم حسد کرتے ہوے نہین دیکھے گئے مگر ندابیر
جنگ مین جو ایک موت کے قبول کر لینے کا سامان ہے
البتہ اختلاف کرتے ہون اور اسطور کا اختلاف عین
وفاق ہی کہ قباحتون پر وقوف ہوتا ہی چنانچہ محمد علی
پاشا کے تجاویز سے بعض افیسران ہمراہی نے نارضامندی
تبلای جس سے مجلس وزرای جنگی واقف قباحات ہوگئے۔
اسی پر محمد علی پاشا کی تبدیل لازم پڑی۔
دوسری یہہ بات ہی کہ ترکی افیسرون کی ترتیب نہایت
ہی عمدہ ہے کہ وہ جس لشکر اور جس موقع جاتے ہین کمان
کرتے ہین اور کامیاب ہوتے ہین۔ پس تبدیل باہمی سے
یہہ فائدہ ہے کہ سب افیسر سب جا کے جنگ کے طریق مین
مضبوط اور دہیت ہو رہتے ہین فقط۔

قسطنطنیہ

سے معلوم ہوا کہ سرکاری مقامون مین سمجھا گیا
ہی کہ وہ جو قرض جدید ترکی کے لئے شہر لندن مین بندوبست
کیا گیا سو خاطر خواہ ترقی کیا ہی۔ یہہ قرض لندن اور پاریس
اور بمبی مین لیا جائیگا۔ رؤف پاشا درہ شپکا سے نکلکر
اور یانوپل کو آگئے ہین اور یہان پچاس ہزار کا لشکر گاہ
مرتب کر رہے ہین۔ دار الخلافت قاہرہ سے آئے سو ایک
تار سے واضح ہوا کہ وہان یہہ امر قطعا فیصل پایا ہے کہ
جناب سلطان المعظم کی تائید کو بھیجا گیا سو مصری لشکر کی
تائید کے لئے ساتھ ہزار کی امدادی فوج بھیجے جاوے۔

سرکار عثمانی و اٹالیہ

دولت سنیہ عثمانیہ اور سرکار اٹالیہ سے فی الحال ایک
سخت جھگڑا برپا ہوا ہی یعنے باس فورس مین داخل
ہوتے ہوے ۲ اٹالین جہاز سرکار عثمانیہ نے ضبط کر لئے
ہین اونکے باب مین کونٹ کورتی نے کہلا بھیجا ہے کہ اگر
جہازات مذکور نہ چھوڑ دئے جاوینگے تو مین اٹالیہ کے جہاز
والون کو بحر اسود مین جانے کا حکم دونگا اور اسبات
کا جلد فیصلہ نہین ہو جاویگا تو سرکار اٹالیہ کو سخت علاج
کرنا پڑیگا فقط

صوفیہ

اخبار بصیرت سے واضح ہوا
کہ صوفیہ مین چالیس ہزار مہاجرین جمع پڑے ہین اس سبب
سے فی روٹی ایک قرش کو فروخت ہوتی ہی۔ فقط

روس و انگلنڈ

لارڈ نارتبروک صاحب کی رے
مین وسط ایشیا مین روس اور انگلنڈ سے جنگ ہونے کے
آثار پاے جاتے ہین کیونکہ کابل مین روس کے وکیل کی آمد

مطبع بحر الاسلام معسکر بنگلور مین کارپردازان کے اہتمام سے چھپا

کرین تقسیم چار دیگ ہمارون اسکے کو نوازہ
ولی کمتا ہون سنکر نعرہ برق براق شہ
سلامت حولیت جسکی انکھون مین ہو اس دین سے
ہمین کیا تشنگی جب تو ہی قاسم حوض کوثر کا
مقابل اسکے یہہ شور و شر اوازہی خر کا
کیا ہہ موئی مژگان پھل نکالی تیز نشتر کا

شکریہ

اخبار منشور محمدی سرچشمہ فیض سرمدی چہہ برس سے جاری ہی - الحال بفضل ایزد باری سال ہفتم کی ہاری ہی - اسکے انوار آفتاب عالمتاب توحید نے روشنی چراغ تثلیث کو مشادیا اور تیرہ روان کوی جہل و بیدانشی کو رستہ دین حق ویقین کا دکھادیا لیکن ؎ اگر نہ بیند بروز سپرہ چشم ؏ چشمہ آفتاب را چہ گناہ ؏ بمقابلہ اہل تثلیث کیا کیا جواب وندان شکن دے رہا ہی - دین محمدی کے بدخواہون کے دہیان لے رہا ہی - اسکی نورافشانی نے نورافشان کو مات کیا کوکب شمس الاخبار کو ایک بصناعت فرجات بنادیا کسکی تاب کہ اسکے سامنے رونق پائے اور کونسا ایسا ستارا ہی کہ آفتاب کے آگے چمک دکھائے - کہان نور کہان نار کہان گلزار کہان خار کہان حقیقت کہان مجاز کہان سوز کہان ساز اشعار

یہہ اخبار سرچشمہ جودی
خس و خار شرک اسمین مفقود ہی
یہہ ہی بحر مواج دین متین
کہین اسکا پیدا کنار نہین
کسی اہل تثلیث کی کیا مجال
کرے سامنے اسکے کچہ قیل و قال
یہہ یکتا ہی توحید مین لاکلام
ہوی اسکے تثلیث زیر تمام
الہی یہہ پرنور دایم رہے
ضیا اسکی عالم مین قایم رہے
جہان مین بلند اسکا اقبال ہو
جو دشمن ہو اسکا وہ پامال ہو
یہہ منظور اہل بصیرت رہے
یہہ ممتاز اصحاب ملت رہے

یہہ ہو سرمہ دیدہ خاص و عام
طفیل محمد علیہ السلام

ای ناظرین منشور محمدی اسکی اشاعت و ترقی مین کوشش بلیغ و سعی سوبلیغ فرمائے عالی ہمتی اور علو حوصلگی کے جوہر دکھائے دیکھو تو یہہ شہسوار یکہ تاز میدان رزم دین اہل تثلیث سے تنہا مقابلہ کر رہا ہی - خیرہ سرون کے مہنہ کو خاک خفت سے بھر رہا ہی اسکی امداد زر و مال و تحریر مضامین حقیت اشتمال سے ضرور ہی - باجتماع چندین و داعی جمیلہ دشمن کو مغلوب کرے تو کیا دور ہی بموجب مصرعہ دو دل یکشود بشکند کوہ را -

رد تثلیث

بفحوائے حبک الشی یعمی ویصم ہر شخص کو اگرچہ وہ عقیل و دانا ہو عیب اپنے مذہب اور اسکے دلائل کا پورا معلوم نہین ہوتا مگر عقلا کا یہہ دستور ہی کہ جب کوی دوست خیرخواہ انہین آگاہ کر دیتا ہی تو معا اوس پر خبردار ہو جاتے ہین مگر ہمارے پیارے عیسوی دوستون سے نہایت تعجب ہے کہ ہم بار بار بطلان مسئلہ تثلیث کا بدلایل عقلیہ و نقلیہ تحریر و تقریرا بیان کر چکے جنکا جواب باصواب آج تک کسی اخبار و تصنیف مین دیکہا نگیا با این ہمہ پیارے عیسویان با تمیز فہم و فراست مین تیرا پنی ہٹ دہرمی سے اوسی مسئلہ مین قیل و قال کیا کرتے ہین اسلئے اس سال کے شروع مین بھی ہمپر لازم ہوا کہ اس مسئلہ کی تردید بدلایل عقلیہ و نقلیہ بیان کرین

تنبیہ

علماے مسیحی قدیما و حدیثا اس بات پر معترف ہین کہ عقیدہ تثلیث کے اثبات کے لئے کوی دلیل عقلی مل نہین سکتی

بلکہ وہ منجملہ اسرار الٰہی ہی چنانچہ ہمارے سنجیدہ دوست اپنے
میزان الحق کے دوسرے باب کے تیسری فصل مین لکھتے ہین
کہ اس بات کی کیفیت ہم سے تشخیص نکی جاگی بلکہ کسی آدمی کی
طاقت نہین کیونکہ ایک ایسی بات ہی کہ خدا کے پاک ذات
کے بعید دن سے علاقہ رکھتے ہین انتہی اور مفتاح الاسرار مین
بھی اسی طرح لکھا ہی بلکہ صاحب مفتاح الاسرار کا اسبات
پر اقرار ہی کہ تثلیث کو سمجھ نہین سکتے چنانچہ اسبات کو
اوس نے اپنی کتاب مین بیان کی ہی اور اسی طرح صاحب
دافع البہتان کا بھی قول ہے اس سے صاف ثابت ہوچکا
کہ یہہ مسئلہ غیر معقول اور دوراز فہم عالم ہی - اور اسپر
کوی دلیل عقلی قایم نہین جب ہم دلایل نقلیہ کی طرف
متوجہ ہوتے ہین تو بلا ریب شک یہہ بات معلوم کرتے ہین
کہ نقل بھی مسئلہ تثلیث کی منکر ہی دنیا کی پیدایش سے
زمانہ عیسی علیہ السلام تک بحساب اہل کتاب چار ہزار
چوتیس سال کا عرصہ گذرا اس عرصہ مین خداوند متقدس نے
سیکڑون انبیا اور مرسلین کو ہدایت عالم کے لئے مبعوث فرمایا
کسی نبی کو مسئلہ تثلیث کی تلقین نفرمای نہ کسی رسول نے
اس مسئلہ کی خبر اپنی امت کو دی اگر یہہ مسئلہ واجب الاعتقاد
وضروری ہوتا تو ضرور اسکی خبر بمعرفت انبیا آئی ہوتی
بہت افسوس کی بات ہی کہ موسی علیہ السلام سا پیغمبر
اپنی کتاب مقدس یعنے توراۃ مین اور دوسرے انبیا
اپنے کتب مین بہت سے باتین ایسے جنکو دین وملت
سے علاقہ نہین بلکہ ایسے دین وملت کی تفصیل پائی جاتی
ہی بیان فرمائے ہین چنانچہ حضرت لوط کا حالت مستی مین اپنی
بیٹیون سے زنا کرنا اور نوح علیہ السلام کا شراب پیکے ننگے
ناچنا لیکن اس نجات دینے والے مسئلہ کو بیان نفرمایا
اگر یہہ مسئلہ شرعی ہوتا اور توحید الٰہی کی دریافت اسی پر
موقوف رہتی تو البتہ بمعرفت انبیا علیہم السلام عموما
وبمعرفت موسی علیہ السلام خصوصا آئی ہوتی جناب
مسیح نے اپنے عروج تک کبھی صاف یہہ نہین کہا کہ مین خدا
ہون اور یہہ بات قاریان انجیل پر بخوبی واضح ہی بلکہ
انہون نے اپنے مواعظ حسنہ اور ارشادات صحیحہ مین خدا کے
لاشریک کا یکتا ہونا بخوبی ثابت فرمایا ہی جب ہم اس
ارشاد وہدایت انبیاء کو میزان دین ودانش مین تولتے
ہین تو یہہ بالکل موافق توراۃ اور اگلے صحایف کے پاتے
ہین چنانچہ عیسویون کے بڑے محقق صاحب مفتاح الاسرار
باب اول کے فصل اول مین تحریر فرماتے ہین لیکن اس
علاقہ اور وحدانیت کو اسکے قیام وصعود سے پہلے کوی
نہین سمجھ سکتا تھا اس حال مین جو مسیح بے پردہ کہتا کہ
مین خدا ہون تو اوس وقت لوگ ایسا سمجھتے کہ گویا
وہ بحسب ظاہر یعنے انسانیت کی نسبت خدا ہی اور یہہ بات
بالکل باطل اور برخلاف ہوتی انتہی - بلحاظ این ہمہ لحاظ
وبعدم مساعدت دلایل عقلیہ ونقلیہ بڑے بڑے عقلا
فرنگ کہ جنکا لوہا آجکل مانا جاتا ہی اس مسئلہ کی تردید
کئے ہین چنانچہ تین سو پچیس عیسوی مین - آر - یس نے جو
یونانیہ کے گرجہ کا بڑا عالم تھا دوسرے اقنوم یعنے اقنوم

ابن کو بتایا ہی اور اپنا عقیدہ اس مقدمہ مین یون ظاہر کیا
کہ باپ قدیم اور بیٹا جسکو ہم کلمہ کہتے ہین حادث ہی اور پھر
تھوڑی عبارت کے بعد یہہ بھی تحریر کرتے ہین کہ پھر مریم
کواری اور روح القدس سے وہ ظہور پکڑا - اس سے یہہ نتیجہ
نکلا کہ مسیح مجموعہ دو چیز کا ہی کلمہ اور بدن اور یہہ دونو حادث
ہین پھر مسئلہ تثلیث کا کیونکر ثابت ہوگا - فقط

باقی آیندہ راقم آپکا خیر خواہ سید محمد نظام الدین نقوی

الحق یعلو و لا یعلی

حضرات اہل صلیب فرمایا کرتے ہین کہ آیت کریمہ قرآنی
ختم اللہ علی قلوبہم الخ کا مضمون تعلیم ربانی یعنے عہد جدید کے
مخالف ہی اور عند العقل بھی لایق تمسک نہین ہے ---

اقول اگرچہ ہم لوگون کو کچھ ضرور نہین ہی کہ اس اعتراض
کے جواب تحقیقی سے پھر کر الزامی کی طرف متوجہ ہون لیکن
اسواسطے کہ حضرات متذکرہ بالا نسبت اس مسئلہ کی سند انجیل
کو طلب کرتے ہین - اس لئے ضرور ہوا کہ عہد جدید سے ان حضرات
کی تسلی کیجاوے اگر پھر بھی چون وچرا کرتے رہے تو حضرت
مسیح خود سمجھ لینگے - حضرت پولس صاحب اپنے پہلے خط جو
رومیون کے نام ہی اوسکے باب ۱ ورس ۲۴ مین یون رقم
طراز ہین - ورس ۲۴ پس کیا ہوا یہہ کہ اسرائیل جس چیز کی تلاش
کرتا ہی وہ اوسکو نہ ملی پر چنے ہوؤن کو ملی - اور باقے
اندہی کے گئے - ورس ۸ چنانچہ لکھا ہی کہ خدا نے اونہین
آجتک اونگھنیوالے روح اور ایسے آنکھین کہ نہ دیکھین اور ایسے
کان کہ نہ سنین دی ہین - اس ورس سے ہر ایک منصف

مزرع عمدہ نتیجہ نکال سکتا ہی اور تعلیم قرآنی کی نسبت خیال
کرسکتا ہی کہ کیسا ضابطہ خداوندی ہی جو عقل اور نقل ہر دو
کے موافق ہی پادری صاحب ہی خود منصف ہوکر دیکھینگے تو
حق و باطل سب کھل جاوےگا لیکن یارون سے کب امید
ہین تعجب کرتا ہون کہ کیا پادری صاحب کو عہد جدید سے بھی
چندان تمسک نہین ہی کہ بے سوچے سمجھے جہت پت معترض
ہو بیٹھتے ہین اور یہہ خیال نہین آتا کہ آخر کوی جواب بھی تو
دیگا لیکن سچ ہی وہ کیا کرین اونکے وزیر ایسے ناقص العقل
اور غدہ بدہ ہین کہ کچھ ٹھیک نہین ہی اگر اونکے وزیر با تدبیر
کو اپنی ہمہ دانی پر کچھ حوصلہ ہو تو بسم اللہ ہم بھی حاضر ہین
لیکن وہ حضرت تو آسمانی کبوتر کیطرح اپنے آشیانہ سے
باہر نہین آتے آشیانہ مین ہی گٹ گٹ کر رہے ہین فقط

راقم وہ ہی مرد خدا -

رسول بنانے کا طریق

دنیا مین ہر ایک شی کے بنانے والے اور کاریگر پائے
جاتے تھے لیکن رسول بنانے والا کوی نہین تھا عہد
جدید مین اسکے بنانیکے بھی مسایل مہیا کئے گئے ہین کیون
نہو چرا نباشد - اعمال الرسول کے باب ۱ ورس ۲۶ مین لکھا ہی
کہ اونہون نے ان پر چٹھیان ڈالین اور چٹھی متہا کے
نام پر نکلی تب وہ گیارہ رسولون مین شمار کیا گیا - سبحان اللہ
چٹھیان ڈالکر رسول بنائے جاتے ہین رسول کیا تھے
گھوڑے ٹٹو نیلام پر چڑھ گئے جو اب قانوناً بھی منع ہوگیا
ہی اور جسپر اڈیٹر نور افشان نے بھی ارٹیکل مختصر سا لکھا ہے

اور اس فعل کو ممنوع قرار دیا ہی ہمارے نزدیک اگر اذیۃ مؤلف مسیحی المذہب ہی تو اوسکو اپنی آرٹیکل کے تحریر کرنے سے نادم اور پشیمان ہونا چاہئے اور تائب ہو۔ کیونکہ یہہ اونکے سلف کا فعل مبارک ہی لایق اعتراض نہین ہو سکتا اور اگر مسیحی نہین تو پھر مختار ہی۔ جو چاہے سو کرے فقط راقم وہ ہی مرد خدا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاریخ اسلام

جاننا چاہئے کہ ابتداے پیدایش نوع انسان کی حضرت آدم علیہ السلام سے ہی اور سب ملت والے اس امر پر متفق ہین کہ عالم حادث ہی یعنے عدم سے وجود مین آیا ہی۔ پہلے کوئی چیز موجود نہ تھی سواے وجود اللہ کے پھر پیدا کین اللہ نے سب چیزین یہ مخبر صادق نے فرمایا ہی کان اللہ ولم یکن شیئا پھر پیدا کئے لوح اور قلم اور عرش اور آسمان اور زمین اور جن اور فرشتے ایسا ہی حدیثون مین آیا ہی۔ بعضے اسپر ہین کہ اول مخلوق اجسام سے پانی ہی اسلئے کہ وہ قبول کرتا ہی تمام صورتون کو اور پانی کے خلاصہ سے آگ پیدا ہوئی اور دھوئین سے آسمان بنا قرآن مجید مین بھی آسمانون پر اطلاق دخان کا آیا ہی۔ اور توریت کے پہلے سفر مین لکھا ہی اللہ تعالی نے پیدا کیا ایک جوہر پھر دیکھا اوسمین نظر ہیبت وجلال سے پس پگھلے اوسکے اجزا اور پانی ہو گئے اونمین سے ایک اور بخار نکلا مانند دھوئین کے اوس سے آسمان پیدا کیا گیا پھر پانی سے کف ظاہر ہوی اوس سے زمین پیدا کی پھر لنگر کیا زمین پر پہاڑون کو غرض یہہ امور ابتداے خلقت کے عقل اور قیاس سے پورے معلوم نہین ہو سکتے۔ یا وحی یا استنباط سے معلوم ہوتے ہین۔

شارع صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بہت احادیث اس مضمون کے وارد ہین چنانچہ روایت عمران بن حصین سے معلوم ہو سکتا ہی کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین مبتجا تھا کہ ایک گروہ بنی تمیم سے آیا فرمایا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ای بنی تمیم بشارت (اسلام کے مسایل) قبول کرو اونہون نے کہا ہمنے قبول کیا آپ کچھ (نقدی) دو پھر یہہ ہمنے آپنے فرمایا ای اہل یمن بشارت لو تمیم نے بشارت نہین لی (وہ حطام دنیا چاہتے ہین) اہل یمن نے کہا ہمنے بشارت قبول کی ہم آپکی خدمت مین اسی لئے آئے ہین تاکہ آپ ہمکو دین اسلام سکھلا دین۔ پہلے ہم ابتداے پیدایش سے پوچھتے ہین آپنے فرمایا۔ سب سے پہلے اللہ تعالی کوی چیز نہ تھی اور اللہ کا عرش پانی پر تھا پھر اللہ جل شانہ نے زمین آسمان اور ہر چیز پیدا کی۔ وہ شخص کہتا ہی مجھے کسی نے خبر دی کہ تیرے اونٹنی چلی گئی مین اوسکے پیچھے دوڑا (حدیث) عن عایشہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال خلقت الملئکۃ من نور وخلقت الجان من مارج من نار وخلق ادم کما وصف لکم (مسلم)

عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی فرمایا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کئے گئے فرشتے نور سے اور جن شعلہ آگ دھوئین سے ملے ہوے سے اور آدم علیہ السلام اوسی طرح پیدا کئے گئے جیسا قرآن مین قصہ ہے۔

اتفاق ہی علماء اسلام کا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سردار
ہین اولاد آدم علیہ السلام کی اور افضل ہین تمام پیغمبرون سے
لیکن چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت اور صفت
بیان کرنے مین ایسا مبالغہ نکرے جس سے کسی اور پیغمبر کی حقارت
ہو۔ جیسے شاعر لوگ مدح کرنے مین بہت مبالغہ کرتے ہین یہانتک
کہ اوس مدح مین ہجو حقارت اور پیغمبرون کی ہوجاتی ہے
مسیحا چہ گویم بوکب دوان تو وغیرہ باوجودیکہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سب سے افضل تھے تاہم آنحضرت نے تواضعا
فرمایا لاتفضلونی علی یونس بن متی کہ مجھکو یونس
بن متی پر (جو پیغمبرون مین ادنی درجہ پر ہین) فضیلت نہ دو
یعنے میری تعریف مین ایسا مبالغہ نکرو جس سے کسی اور پیغمبر کی
حقارت ہو۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین
طبقہ آدم مین مین پشت بہ پشت چلا آتا ہون تاکہ عمدہ وقت
اور عمدہ زمانہ مین پیدا ہوا۔ یعنے تمام وقتون اور زمانون
سے میرا وقت اور میرا زمانہ افضل ہے۔ چنانچہ بخاری مین
روایت (عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم بعثت من خیر قرون بنی ادم
قرنا فقرنا حتی کنت من القرن الذی کنت فیہ
اور قبیلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب قبیلون سے
افضل ہی (حدیث) عن واثلۃ قال سمعت رسو
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ اصطفی ابنا
من ولد اسمعیل واصطفی قریشا من کنانتہ
واصطفی من قریش بنی ہاشم واصطفنی من بنی

ہاشم (رواہ مسلم) تحقیق اللہ نے اسمعیل علیہ السلام کی اولاد
سے کنانہ کو چن لیا اور کنانہ کی اولاد سے قریش کو چن لیا
اور قریش سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے مجھکو چن لیا۔ گویا
رسول مقبول صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برگزیدہ ترین
برگزیدون کے اور خلاصہ ترین خلاصون کے ہین۔ (قریش کا
قبیلہ قدیم سے مکہ مین باعزت تھا اور تجارت کے انتظام خوب
کرتے تھے۔ بنی ہاشم بھی بہت باعزت خاندان ہی اور کعبہ
شریفہ زادہا اللہ شرفا کے متولی تھے (حدیث) عن جابر
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا قائد
المرسلین ولا فخر وانا خاتم النبیئین ولا فخر
وانا اول شافع ومشفع ولا فخر (ترمذی) فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین سب نبیون کے آگے چلنے
والا ہون قیامت کے روز اور فخر نہین ہی اور مین
نبیون کا خاتم ہون (یعنے مجھ پر نبوت ختم ہوی۔) اور
یہہ بات فخر کے نہین اور مین پہلا شفاعت کرنیوالا ہون
اور فخر سے نہین ہی۔ غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تمام مخلوقات سے افضل ہین کیا خوب کہا شاعر نے
(بعد از خدا بزرگ توی قصہ مختصر) اور افضلیت آپ کی
قرآن اور احادیث سے ثابت ہی اور عقلا بھی اگر غور کیجاوے
تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اور برگزیدہ
صفات ایسے ہین جنسے آپکا افضل ہونا اور خاتم النبیین ہونا
ثابت ہوسکتا ہی مین بھی انشاء اللہ العزیز موقع پر
خاتم النبیین کا ثبوت لکھونگا۔ اب میری غرض اس مگر

صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ لکھنے کی ہے۔
نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم آدم علیہ السلام سے پشت بہ پشت
باکرامات اور با برکات چلا آیا ہی یہانتک کہ آپکی والدہ آمنہ
کی شکم مین آیا۔ اور آپکے ایام حمل مین وہ کرامات ظہور مین آئین
جو حد و شمار سے زیادہ ہین۔ چنانچہ آمنہ صاحبہ فرماے
ہین کہ جب مین حاملہ ہوی کیا دیکھتی ہون کہ نور کا ٹکڑا مجھہ
سے جدا ہوا اور تمام مخلوقات کو منور کر دیا۔ بلکہ اوس سال کا
تمام جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عالم کو منور
کیا (اوس سال مین تمام اہل عرب کو جو قحط اور مینہہ نہ برسنے
کے سبب نہایت تنگی تھی فراخی اور خوشی حاصل ہوی)
سال ابتہاج اور سنۃ الفتح رکہا گیا۔ (یعنے خوشی اور فتح
کا سال۔ اور آمنہ صاحبہ فرماتے ہین کہ جب سے مین حاملہ
ہوی مجھے کسی قدر تکلیف جیسی عورتون کو ایام حمل مین ہوا
کرتی ہی نہین۔ صرف حیض کے منقطع ہونے سے مین نے
جانا کہ مین حاملہ ہون۔ اور آنحضرت ؐ کے والد صاحب
کی پیشانی مین نور محمدی کی اسقدر روشنی اور رونق
تھی کہ عبداللہ صاحب کی جوانی کے جلوہ کو تمام عرب مین
چودہوین رات کا چاند بنا رکہا تھا چنانچہ ایک دفعہ کا
ذکر ہے کہ ایک عورت عبداللہ کو دیکھکر فریفتہ حسن و جمال
کی ہوگئی اور انکو اپنے پاس طلب کیا اور کچہہ مال دینے کا
وعدہ کیا عبداللہ صاحب ہر چند انکار پر اصرار کرتے تھے
مگر اسنے بہت سے مال کا وعدہ دیکر قربت کا اقرار لیا چونکہ
خدا جل و علی کو یہہ منظور تھا کہ نور محمدی ایسی جگہہ مین جاوے
عبداللہ صاحب کے خیال مین آیا کہ مین گھر سے پہلے ہوا دن
جب آپ گھر گئے طبیعت کے جوش سے آمنہ صاحبہ سے ہم صحبت
ہوے نور محمدی نے آمنہ صاحبہ کے شکم مین قرار پکڑا پھر
عبداللہ صاحب اوس عورت کے پاس گئے اور کہا کہ اب مین
آیا ہون جب اوس عورت نے دیکھا کہا کہ تجھے کیا ہوا
کیونکہ سب جمال اوس نور کا تھا جب وہ نور چلا گیا تو اب
اوس نے کیون فریفتہ ہونا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
سلم کے والدین کے گھر سواے آپکے اور کوی لڑکا
نہ تھا اور جیہوتی ہی تھے کہ آپکے والدہ و صاحبہ وفات پاگئین
اور آپکے نسب نامہ مین اختلاف ہی چنانچہ عدنان تک احادیث
سے ثابت ہی اس سے آگے کسی صحیح حدیث مین ثابت نہین
ہی چونکہ یہہ امر مذہبی امور مین داخل نہ تھا اسلئے اسکی تصریح
آپنے ضروری تصور نہ فرمائی۔ اور عدنان تک اسطرح شمار
ہوتے ہین عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن قصی بن
کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن قریش بن نضر بن کنانہ
بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد
بن عدنان (اور عدنان سے اسمعیل علیہ السلام تک مختلف فیہ ہین
ان پشتون کا تذکرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت
مین ہوا نہین کیونکہ سب لوگ جانتے تھے کہ آنحضرت اعلی
خاندان قریش اور حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد سے
ہین۔ اگر آپ کے روبرو تذکرہ ہوتا تو امید تھی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم جو اعلم الناس تھے ان پشتون کا فیصل
وحی آسمانی کے ذریعہ سے ٹھیک ٹھیک فرما دیتے

... مہور ۱۰۴۸ سنہ فیل سے چالیس دن بعد ہوا ہی اور سنہ
فیل کا یہہ اصل ہی کہ یمن کے بادشاہون نے ابرہہ بادشاہ نے
خانہ کعبہ پر تاخت کی تہی۔ اللہ تعالیٰ نے چھوٹے چھوٹے جانور
نازل کئے وہ چونچون سے کنکریان اونکو مارتے تہے جنکے
صدمہ سے وہ مارے گئے اور باقی ماندہ فرار ہوے (یا چیچک
کی مرض بہی) جسکے سبب مر گئے۔ اور صحیح قول آپ کی ولادت
شریف ۹ یا ۱۲ ربیع الاول کی دوشنبہ کے دن طلوع صبح
کے وقت تہی مطابق نشیع اور ۱۰۴۸ دنیاوی اور اس
تاریخ کے تعین مین بہت اختلاف ہی مگر یہہ ربیع الاول سے
۱۲ ربیع الاول کے درمیان مین ہی۔ اختلاف واقع ہی۔ اگرچہ
بادی الرائے مین یہہ گذرتی ہی کہ ایسے مقتدائے عالم کی
تاریخ ولادت مین کیون اختلاف واقع ہوا۔ معلوم ہوتا ہی
کہ یا تو اسمین کوی صید اللہ جل شانہ کا ہی جیسا اوستاد
نے کہا ؎ ز اختلاف این و آن سر رشتہ ما گم کردہ اند
شد پریشان خواب من از کثرت تعبیرہا ؎ اور یا یہہ ہی کہ زمانہ
جاہلیت مین تاریخ لکہنے یا یاد رکہنے کی عادت نتہی۔
اللہ اللہ اس رات کی فضیلت کیا ہی ہوگی جسمین رہنماے
عالمیان ظہور مین آئے۔ جمعہ کا اسی سبب سے دن زیادہ
فضیلت اور شرف رکہتا ہی کہ ابو البشر آدم علیہ السلام اسمین
پیدا کئے گئے اور اس ساعت مین انکے برگزیدہ فرزند اور پیغمبر
انبیاء روز قیامت پیدا ہوے۔ اس رات مین کوی عبادت
مقرر نہوی سوا اسکے کہ آنحضرت کے پیدا ہونے کی خوشی کیجاوے
اگر حدیث شریف مین اسقدر آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

دوشنبہ کے روز روزہ رکہتے تہے جب سبب پوچہا گیا تو فرمایا
کہ مین اس روز پیدا ہوا تہا فقط　　غلام اللہ قصوری

تاریخ

آغاز سال ہفتم لے شکر نے مین جناب مولوی جعفر علی صاحب
مدرس بنگلہ نے قطعہ تاریخ نہایت عمدہ موزون فرماکے ہمارے
مطبع کو روانہ فرمایا ہم اسکو ہدیہ ناظرین کرتے ہین قطعہ

چو آمد سال نو بہ کو نکب سند　　ز دور آسمان پرخدیعت
پی تاریخ او رفتم بہ تفتیش　　بگفتا ہاتفم کید ضلالت

اشتہار مسرت بار　　ایدیتر منشور

بحمد اللہ تعالیٰ ایک رسالہ پر منافعہ المسمی بہ نور الہدی
تالیف جناب مولوی غلام اللہ صاحب ولی اللہ صاحب
قصوریان بحمایت و امداد جناب مجد دست محمدیہ محقق
احادیث مصطفویہ حضرت مولانا سید محمد صدیق حسن خان
بہادر ادام اللہ فیوضہ ہر مہینے مین مطبوع ہوکے افادہ بخش
جہان ہوا کرتا ہی۔ اس رسالہ مین سب دین و دنیا کے
مطالب مرقوم ہوتے ہین جن صاحبون کو اسکی خریداری
منظور ہو ہمارے مطبع مین دو روپیہ چھے آنہ پیشگی سال کی
بہیجدین تو ایک سال تک رسالہ موصوف انہین پہنچا کریگا

اخبارات روم و روس　　ادیتر منشور

لندن ۳۱ دسمبر غازی احمد مختار باشا
سپہ سالار عساکر ترکی مقیم ارمینیہ سے واپس طلب کئے گئے ہین
بلغاریہ سے آئین سو کو ایف اخبر سے واضح ہوا کہ فوج متفقہ
روسی دوبرجی جو صوفیہ پر جا رہی ہے سو اس شہر کے قریب

ہوتی ہی اور اس شہر کے باشندون کو حکم ہوا ہی کہ وہان سے نکلجائین۔ ترکی حاکم قلعہ نیش نے فوج مستحفظ کے اطاعت کرلینے کے باب مین سوال وجواب کیا ہے۔ چنانچہ اسکو اون کو حکم ہوا ہے کہ واجبوری کو روان ہونے کے لئے بیس دتیار ہین

روسی جنرلونکا مارا جانا اور شاہی لشکر روس

اسوقت ہم دیکھتے ہین تو جوانمردان قوم انگلش واہل اسلام ہند وعجم وعرب بسبب حادثہ عثمان پاشا نہایت مغموم ہین بیشک یہہ سانحہ لاریب بہت بھاری ودی تدبیر وشجیع ہی ایسے خوفناک وقت مین ایسے ایسے مجروح ومحبوس ہونا ترکیون کے قسمت کا پھیر ہے اسپر بھی ہم جانتے ہین کہ عثمان پاشا کے سے سو بہر آفیسر ترک مین موجود ہین عثمان پاشا سے ویسے ہی ابواب متعلق ہوگئے جو اسکی لیاقت چاہتی تی اگر کسی اور آفیسر ترکی کو بھی پیش ہونگے تو وہ ایسی ہی ناموری حاصل کرسکیگا۔ اس جوانمرد عثمان پاشا کی کارروائی سے ترکی کو بڑا فائدہ حاصل ہوا۔ پہلا یہی ہے کہ بلغارین کے جنگ کو رومیلیہ مین جانے مذیاسات مہینے روس کے بھاری سلطنت کو پرشہ کے برابر ہلکی کردیا۔ اور دوسرا یہہ فائدہ ہی کہ سو برس سے ترکی بالذات میدان جنگ مین اپنی شجاعت نہ تبلانے سے یوروپ کے نظرون مین ناتوان ومختصر ہورہی تھی۔ عثمان پاشا نے پلونا کے مٹی کے دیوارون اور گریوٹزا کے مورچہ پر ایسی شجاعت اور تدبیر جنگ تبلادی کہ غلمت وشوکت ترکی نے یوروپ مین ایک قالب تازہ حاصل کیا اور یوروپ اچھی طرح سے سمجھ گیا کہ یوروپ مین ترکی سلطنت کے برابر کوی جوانمرد سلطنت نہین بیشک قابل آزادی وخود مختاری ہے حالانکہ ترکی کے ایک ادنی آفیسر کی کارروائی سے یہہ اعتراف یوروپ پر لازم آیا اور جو آفیسر ترکی اونسے اور بھی عظمت وشوکت ترکی قریب ظاہر ہوگی ہر چند عثمان پاشا کا صدمہ سب کے دلون پر ایکوقت واحد مین مانند بجلی برقی اثر کرگیا مگر ایک کا ہم غم کرتے ہین۔ اور زار روس اپنے چہیتے جنرلون کا رونا روتے ہین وہ جنرل زار کے نزدیک ایسے تھے جیسے عثمان پاشا ہمارے پاس تھے مثلا --

جنرل گورگو اونکو شقفت پاشا کی تلوار نے پانچ جاے پر مجروح کیا اور بہت جلد مرگئے انکے ماتم مین زار روس کو سیاہ چندی باندہنی پڑی۔ جنرل گورگو تلچی کی لڑائی مین بوقت دہادی کے ہلاک ہوے انکا لاشہ انکے جوانمرد اسٹاف وسپاہ نے میدان مین چھوڑ دیا اور ترکی اسپ سوار رہے پامال کردیا۔ اور دوسرے **جنرل ملیکاف** برادر شاہ زار روس زخمی ہوے انکا مفصل حال معلوم نہین مگر اتنا یقین ہوتا ہی کہ یہہ چرکا احمد مختار پاشا کے سپاہیون نے لگادیا ہی۔ تیسرے **کونٹ گراف** یہہ کونٹ صاحب موسکو کی فوج پر کمان کہتے تھے اور روس کے امیر اعلا تھے قلعہ قارص پر دہاوا کرتے وقت گولی سے مارے گئے جرتے

جنرل راوسکی جو شپکہ کی نگہبانی کرتے تھے اور بہت سے ترکیون کے خون کے جوابدہ ہین سو شپکہ مین ترکیون نے انکو ایسا مارا ہی کہ وہ بالفعل زخمیون مین بستر مین قریب ہے کہ انکے حال سے خبر ہوگی چھٹے جنرل اسکو مبلغ